اختلاف کیوں کرتے؟ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بخوبی سمجھتے تھے، اور آپؐ کی اس تمنا سے واقف کہ اگر اس کے فرض ہو جانے کا ڈر آپؐ کو نہ ہوتا تو آپؐ مہینہ بھر اسے پڑھاتے ـــــ تبھی تو وہ مختلف صورتوں میں یہ نماز بہر حال ادا کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے اگر اسے باجماعت کی شکل دے دی تو یہ بھی از سرِ نو سنت کا احیاء ہی تھا۔

۵۔ حضرت عمرؓ کا فیصلہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے۔ لہٰذا اُمتِ مسلمہ کو اس سنت پر عمل کرتے ہوئے مہینہ بھر یہ نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ ہاں جو کوئی رات کے آخری حصہ میں پڑھنا چاہے تو وہ الگ بھی پڑھ سکتا ہے۔ آپؐ نے اس نماز کی بڑی ترغیب دلائی ہے ـــ بلکہ یہاں تک فرمایا:

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

(صحیح بخاری، حوالہ مذکور)

کہ "جس نے ایمان کی حالت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں!"

هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

شعر و ادب — جناب فضل روپڑی

ہو منظور یارب دعائے شبینہ

سمائی ہے جی میں ہوائے مدینہ — نہیں شوق کچھ بھی سوائے مدینہ
خوشا بختِ یاور بہار آفرینا — کہ منزل کی جانب رواں ہے سفینہ
مدینہ تو ہے رحمتوں کا خزینہ — ہے مکہ دلِ خانہ کعبہ یہی نہ
مدینے کا سودا سمایا ہے دل میں — میرے جان و دل ہیں فدائے مدینہ
ملے روزِ محشر مجھے جامِ کوثر — ہو منظور یارب دعائے شبینہ